دل نواز دوست

محمد جاوید اختر

مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ نے ۱۹۸۵ء میں مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم میں نماز جمعہ پڑھانے کا باقاعدہ آغاز کیا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد مدرسہ کے گیٹ پر میرے ایک دوست مظہر حسین نے ایک خوبصورت نوجوان سے میرا تعارف کرایا۔ سید ذوالکفل بخاری سے میری یہ پہلی ملاقات تھی۔ ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ روایتی تعلیم کی تکمیل کے بعد شاہ جی نے تدریسی شعبہ میں خدمات سرانجام دینے کا فیصلہ کیا۔

شعبۂ ٹیکنیکل ایجوکیشن میں انگریزی لیکچرار کی خالی اسامیاں اخبارات میں مشتہر ہوئیں۔ شاہ جی نے پبلک سروس کمشن کا امتحان دیا۔ ۱۹۹۵ء کے اواخر میں میں لاہور گیا ہوا تھا وہاں اخبار میں میں نے کامیاب امیدواروں کی فہرست میں سید ذوالکفل بخاری کا نام پڑھا۔ اگلے روز واپس آ کر شاہ جی کو مبارک دینے گیا اخبار میں نے سنبھال لیا تھا شاہ جی کہنے لگے کہ مجھے نتائج کی خبر آپ کے ذریعے پہنچ رہی ہے۔ شاہ جی کی پہلی تعیناتی گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی لیہ میں ہوئی۔ اس کے بعد کچھ عرصہ گورنمنٹ کالج آف کامرس ملتان میں لیکچرار شعبہ انگریزی رہے اور پھر گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ملتان چلے گئے۔ شاہ جی کا علمی خاندانی پس منظر اور ان کا اپنا علمی و تحقیقی رجحان انھیں ٹیکنیکل شعبہ میں محدود ہونے پر مطمئن نہ کر سکا۔ وہ دیگر علمی، ادبی و تحقیقی سرگرمیوں سے مسلسل کسی نہ کسی سطح پر وابستہ رہے۔ ۲۰۰۳ء میں سعودی وزارت تعلیم کے تحت تبوک کے مقام پر بطور انگریزی استاد سعودی تعلیمی ادارے سے وابستہ ہو گئے۔ شاہ جی کم عمری کی وجہ سے علمی، تحقیقی، ادبی و صحافتی شعبہ میں زیادہ مشہور تو نہ تھے لیکن پاکستان کے صفِ اوّل کے مشاہیر میں سے جس کسی کی شاہ جی سے ملاقات ہوئی وہ ان کے کردار و صلاحیتوں کا معترف ضرور ہو گیا۔ اپنی انھی صلاحیتوں کی بنیاد پر ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ کی انتظامیہ نے شاہ جی کی خدمات بطور استاد شعبہ انگریزی اسی یونیورسٹی کے لیے حاصل کر لیں۔

ایک دفعہ ۲۰۰۰ء میں عید الفطر کی چھٹیوں کے دوران جمعہ کے روز شاہ جی کے آبائی گاؤں سید والہ عبدالحکیم اور ہمارے آبائی گاؤں تلمبہ جانے کا پروگرام بنا۔ شاہ جی کے دوست حامد سراج خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف سے باگڑ سرگانہ آئے ہوئے تھے۔ ہم لوگ عبدالحکیم پہنچے۔ حامد سراج اور فیصل متین وہیں پہنچ گئے شاہ جی کے چچا سید مرتضیٰ شاہ صاحب کے پاس ہم لوگ کچھ دیر باتیں کرتے رہے اتنے میں نماز جمعہ کا وقت قریب آ گیا اور ہم تلمبہ کے لیے روانہ ہو گئے جامع مسجد تلمبہ (سید نیاز احمد شاہ صاحب والی) میں مولانا طارق جمیل کا بیان شروع ہو چکا تھا۔ اس بیان میں مولانا نے ایک بدو کے سوالات کے جوابات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات والی طویل حدیث بیان کی۔ نماز جمعہ کے بعد مولانا طارق جمیل سے مختصر نشست ہوئی۔ مولانا نے بتایا کہ اسی مدرسہ میں انھوں نے حصول علم دین کا آغاز کیا اور اس دوران کن حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ مولانا نے پھلوں سے مہمانوں کی ضیافت کی۔ مولانا طارق جمیل سے رخصت ہو کر تمام احباب ہمارے آبائی گھر آ گئے کچھ دیر آرام کیا۔ نماز عصر کے بعد ہم لوگ عبدالحکیم کے لیے روانہ ہوئے۔ مرتضیٰ شاہ صاحب کی پرتکلف ضیافت کے بعد ہم لوگ باگڑ سرگانہ پہنچے اور رات گئے واپس ملتان آ گئے۔

ام القریٰ یونیورسٹی جانے سے پہلے شاہ جی نے کچھ ماہ ملتان میں ہی قیام کیا۔ اس دوران ایک دفعہ ہم گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی اور گورنمنٹ کالج آف کامرس ملتان اپنے دوستوں سے ملنے گئے۔ تمام احباب بڑے تپاک سے ملے۔ پروفیسر

اصغر عدیم صاحب ہمیں اپنی کلاس میں لے گئے۔ شاہ جی کا مختصر تعارف کرایا۔ ڈائس ان کے حوالے کیا۔ اصغر صاحب اور میں ہم دونوں طلباء کے درمیان بیٹھ گئے۔ شاہ جی نے طلبہ سے باتیں کیں۔ طلبہ نے کچھ سوالات کیے۔ شاہ جی کی گفتگو طلبہ کی کردار سازی اور فکری ونظریاتی رجحانات کی درست سمت کا تعین اور اس کی اہمیت کے گرد گھومتی رہی۔

ستمبر ۲۰۰۸ء میں میں اپنے والد اور چچا کے ساتھ عمرے کے لیے گیا۔ شاہ جی ان دنوں پاکستان ہی میں تھے۔ عمرے پر روانگی کا سن کر مجھے گھر پر ملنے آئے۔ مختصر الفاظ میں بڑی جامع اور قیمتی باتیں بتائیں جو اس سفر میں میرے لیے نہایت مفید رہیں۔

۱۔ دو بزرگ تمھارے ساتھ ہیں عمر کا تقاضہ اور سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے یہ تلخ بھی ہوں گے۔ اور انھیں دیگر پریشانیاں بھی ہوسکتی ہیں لیکن ان کی خدمت میں فرق نہ آئے اور نہ ہی کسی ردعمل میں اپنی نیکیاں برباد کر لینا۔

۲۔ اپنی نظروں کی حفاظت کرنا۔

۳۔ حدودِ حرمین میں گناہ کے خیال کا بھی مواخذہ ہے۔ بہت احتیاط کرنا۔

۴۔ کثرتِ اعمال کے لالچ میں بزرگ پریشان نہ ہوں۔ اُن کے آرام کا خیال رکھنا۔

۵۔ بیت اللہ کی زیارت قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ حرمین شریفین کے لیے اپنی آئندہ حاضری اللہ تعالیٰ سے پکی کرا لینا۔

دعاؤں کے اہتمام کے علاوہ چند انتظامی مسائل جو اِس سفر میں پیش آسکتے تھے، شاہ جی نے ان کے حل بھی بتائے۔

گزشتہ رمضان المبارک میں کفیل شاہ جی نے بتایا کہ ذوالکفل کچھ دنوں کی چھٹیوں پر آج ملتان پہنچ رہا ہے۔ اگلے دن میری شاہ جی سے ملاقات ہوئی انھوں نے بتایا کہ عید کے فوراً بعد واپسی ہے۔ عیدالفطر کے بعد جمعہ کے دن تقریباً ۱۱ بجے ذوالکفل کا فون آیا۔ میں آفس میں تھا۔ پوچھا کہ کتنے بجے تک فارغ ہو جاؤ گے؟ میں نے کہا شاہ جی جمعہ گھر آکر پڑھوں گا۔ مجھے معلوم تھا کہ آج شاہ جی کی روانگی ہے مجھے انھوں نے بتایا کہ میرا ۲ بجے نکلنے کا پروگرام ہے۔ میں نماز جمعہ پڑھ کر دار بنی ہاشم پہنچ گیا جہاں ابھی نماز نہیں ہوئی تھی۔ شاہ جی نماز سے فارغ ہو کر ائیر پورٹ روانگی کے لیے باہر آگئے ان کے والد پروفیسر سید محمد وکیل شاہ صاحب بھی گاڑی تک انھیں چھوڑنے آئے۔ ذوالکفل اور ان کے دونوں بیٹے میرے ساتھ اور کفیل شاہ جی اپنے دوست شیخ جاوید صاحب کی گاڑی میں بیٹھے اور ہم ائیر پورٹ روانہ ہوئے۔ کچھ دیر وہاں فلائٹ کی معلومات وغیرہ لیں۔ شاہ جی ہم سب لوگوں سے ملے اور جہاز میں سواری کے لیے ائیر پورٹ کے اندر سامان کی ٹرالی لے کر چلے گئے کون جانتا تھا کہ شاہ جی سے ہماری یہ آخری ملاقات ہے۔ ذوالکفل کی روانگی کے بعد میں نے کفیل شاہ جی سے مخاطب ہو کر پوچھا شاہ جی کیا پروگرام ہے کفیل شاہ صاحب نے بھائی کی روانگی پر آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ہاں جی اب تو یہ چھوٹے شاہ صاحبان ہمارے ساتھ ہیں آپ انھیں لے کر چلیں میں شیخ صاحب کے ساتھ آرہا ہوں، میرے ساتھ عطاء المنان اور ذوالکفل شاہ صاحب کے دنوں بیٹے واپس گھر آگئے۔

بروز اتوار ڈاکٹر طاہر جمیل نے فون پر ذوالکفل بخاری کی حادثے میں رحلت کی اندوہناک خبر سنائی۔ میں فوراً دارِ بنی ہاشم پہنچا۔ ہر طرف افسردگی، ہر شخص مغموم۔ لیکن جس حوصلے ہمت اور صبر سے شاہ جی کے والدین، بھائی و دیگر اعزا نے اِس صدمے کو برداشت کیا، اس کی دور میں مثال نہیں ملتی۔ ذوالکفل سے ہماری ۲۴ سالہ رفاقت رہی میں نے اس زیادہ مخلص، خوش مزاج، ہمدرد، صاحبِ کردار، علم دوست اور صالح نوجوان نہیں دیکھا۔ ہمیشہ چہرے پر بشاشت، مسکراتے ہوئے بات کرنا، نہایت تحمل و برداشت کے ساتھ مدلل انداز میں اختلاف کرنا۔ گفتگو کو کبھی الجھنے نہیں دیتے تھے۔ بلکہ اسے سمجھا کر خوبصورتی سے آگے لے کر چلتے تھے۔ شاہ جی چلے گئے، یادیں باقی رہ گئیں ہم لوگ ان کے لیے دعائے مغفرت کے علاوہ اور کچھ نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ شاہ جی کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ان کو کروٹ کروٹ راحتیں اور اپنی رحمتیں نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس صبر پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین